اِزالۃ الاوہام

جلد ۱

متکلم اسلام، محقق مذاہب عالم، مجدد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ ۱۸۵۳ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی، تحقیقی، عقلی، نقلی، مکمل و مدلل، جامع و مسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و تقدیم شرح و تحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دارالعلوم کراچی

اِزالۃ الاوہام

جلد ۱

متکلم اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۲۸ء میں تصنیف کی۔ جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیئے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تالیف

حکیم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دارالعلوم کراچی

فہرست مضامین

جلد اول

پیش لفظ ۱۳
حرف آغاز ۱۸

مقدمہ مترجم

برطانوی استعمار ۲۶
اندلس میں اسلامی حکومت کا عروج و زوال ۲۶
لشکر اسلام کی کامیابی ۲۷
عروج کے بعد زوال ۲۷
عیسائیت کے مظالم ۲۸
عیسائی پادریوں کی آمد ۲۹
برطانوی اقتدار کی حکمت عملی ۲۹
عیسائیت کے بڑے مبلغین ۳۱
علماءِ اسلام کی مساعی ۳۵

www.OnlyOneOrThree.com

سیلاب کی طرح اُمڈ آئیں' کوشش کامیاب ہوئی محنت ٹھکانے لگی اور پورے اسپین میں آج تک ڈھونڈنے سے بھی مسلمانوں کی کوئی قابلِ ذکر تعداد نہیں ملتی۔

؎ شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت

برطانوی اقتدار کی حکمتِ عملی

جب ہندوستان میں اسلامی سلطنت کا زوال ہوا تو انگریزوں نے یہی طے کیا کہ جس طرح اندلس میں عیسائیت کی تبلیغ کر کے پورے ملک کو عیسائی بنا کر حکومت کو مستحکم اور ناقابلِ تسخیر بنایا گیا بالکل اسی نہج پر ہندوستان میں بھی کام کیا جائے۔ یہاں کے باشندوں کی اکثریت کو کسی طرح عیسائی بنایا جائے کیونکہ جب حاکم ومحکوم دونوں کا مذہب ایک ہوجائے گا تو فطری طور پر رعایا حکومت کی وفادار اور طاعت شعار ہوگی۔ پھر جس طرح اندلس میں مسلم حکومت کے خاتمہ کے بعد عیسائی حکومت کو استحکام حاصل ہوا اور آج تک کوئی خطرہ نہیں ہوا کیونکہ وہاں کوئی غیر عیسائی ہے ہی نہیں اسی طرح ہندوستان پر بھی برطانوی سامراج کے اقتدار کا سورج کبھی غروب نہیں ہوگا۔

عیسائی پادریوں کی آمد

چنانچہ اس حکمت وتدبیر کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مسیحی مبلغین کی آمد آمد ہوئی اور عیسائی پادریوں کا ہندوستان پر طوفان مسلط ہوگیا' عیسائی مشنری برسات کے مینڈکوں کی طرح ہر گلی کوچے میں نکل کھڑے ہوئے۔ انہیں توپ اور بندوق کی پشت پناہی حاصل تھی۔ حکومتِ وقت انکی دل وجان سے مددگار تھی۔ وہ بے خوف وخطر کسی چوراہے پر کھڑے ہوکر مسلمانوں کو تثلیث کی تبلیغ کرتے' بپتسمہ لیکر گناہوں سے ابدی نجات پانے کا جھانسہ دیتے'

اسلام کے احکام وفرائض کا حوالہ دیکر عیسائیت میں ہر چیز کیلئے اباحتِ کلی کی سہولت کا مژدہ سناتے۔ قرآن کریم اور سرکار دو عالم ﷺ پر طرح طرح سے زبانِ طعن دراز کرتے۔ آپ اندازہ کریں کہ ایک قوم جو سیاسی وریاستی اعتبار سے مغلوب ہوچکی ہو اس کیلئے فاتح قوم سے اپنے پیغمبر ﷺ کے حق میں اس قسم کی زبان درازی کتنی دل آزاری کا سبب ہوگی۔ اردو کے مشہور شاعر مولانا حالیؔ اس صورتِ حال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''ہندوستان میں اسلام خطروں میں گھرا ہوا تھا ایک طرف مشنری گھات میں لگے ہوئے تھے اگرچہ قحط کے دوران میں اکّا دکّا بلا پتلا شکار پیٹ بھر اول مل جاتا تھا مگر وہ اس پر قانع نہ تھے اور ہمیشہ صید فربہ کی تلاش میں رہتے تھے ہندوستان میں سب سے زیادہ دانت انکا مسلمانوں پر تھا اس لئے اُن کے مناد یوں میں اُنکے اخباروں اور اُن کے رسالوں میں زیادہ تر بوچھاڑ اسلام پر ہوتی تھی اسلام کی تعلیم کی طرح طرح سے برائیاں ظاہر کرتے تھے بانیٔ اسلام کے اخلاق وعادات پر انواع واقسام کی نکتہ چینیاں کرتے تھے چنانچہ بہت سے مسلمان کچھ ناواقفیت اور بے علمی کے سبب اور اکثر افلاس کے سبب اُنکے دام میں آگئے''۔

اگرچہ برصغیر میں عیسائی مشنریوں کی آمد بہت پہلے سے یعنی اکبر کے دور ۱۵۵۶ء میں تھی بلکہ ۱۵۴۲ء میں رومن کیتھولک فرقہ میں سے پہلا مشنری فرانسس زیویئر (Francis Zavier) ہندوستان آیا اور بڑے زور وشور سے مسیحیت کا پرچار کیا۔ حالات کا نشیب وفراز چلتا رہا۔ اکبر اور اسکے ہم مزاج بادشاہوں کے زمانہ میں عیسائیت کو فروغ ملا اور رنگ زیب اور اسکے ہم مزاج لوگوں کے دور میں کچھ رفتار سست رہی تاہم تحریک برابر جاری رہی۔ پھر انگریزی اقتدار کے آتے ہی یورپین مشنری بھی کثرت کے ساتھ آئے جنکا شمار خاصا دشوار ہے تاہم یہاں چند ایسے پادریوں کا تذکرہ مناسب ہے جنہوں نے یہاں کے قدیم مذاہب کا خوب مقابلہ کرنا چاہا اور وہ تاریخی حیثیت کے مالک ہوئے۔

عیسائیت کے بڑے مبلغین

ہنری مارٹن (۱۸۰۵ء)

مسیحی محاذ کا یہ سپاہی ۱۸۰۵ء میں انگلستان سے یہاں آیا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے پلیٹ فارم سے اپنی سرگرمیاں شروع کیں۔ پہلی مرتبہ نئے عہد نامہ کا فارسی اور ہندی میں ترجمہ کیا۔ ایڈورڈ مور کے کہنے کے مطابق ۱۸۱۰ء تک کانپور میں رہا۔ یہاں ایک شخص نے جو پیشہ کے لحاظ سے جوہری تھا بپتسمہ لیا اسکا مسیحی نام "عبدالمسیح" رکھا گیا۔ پادری موصوف ہندوستان سے براستہ ایران عراق چلے گئے۔ عربی زبان سیکھی اور نئے عہد نامہ کا ایک عربی ترجمہ کیا۔ ۳۲ برس کی عمر تھی کہ ۱۸۱۲ء میں اگلے جہاں روانہ ہو گئے۔

ولیم کیری (۱۸۱۳ء)

ولیم کیری پروٹسٹنٹ فرقہ کے پادری تھے۔ اس فرقہ کی ابتداء ۱۵۲۰ء میں ہوئی تھی جب جرمنی میں ایک پادری مارٹن لوتھر نے پوپ کے احکام سے کھلم کھلا بغاوت کی اور عیسائیت کے بعض عقائد و مسائل کو ہدف تنقید بنایا۔ ولیم کیری پہلے پروٹسٹنٹ مشنری ہیں جو ۱۸۱۳ء میں انگلستان سے کلکتہ کے پاس رامپور کے مقام پر آئے۔ انہوں نے یہاں ایک چھاپہ خانہ قائم کیا۔ اس طرح پہلی بار بائبل کو جدید پرنٹنگ پریس سے چھاپا گیا۔ ۱۸۳۴ء میں انتقال ہوا۔

پادری فنڈر (۱۸۳۷ء)

پادری کارل۔ جی۔ فنڈر ۱۸۰۳ء میں واٹم برگ جرمنی میں پیدا ہوئے ۱۸۲۱ء میں

ایران گئے فارسی زبان میں خاصی مہارت حاصل کی پھر ۱۸۳۹ء میں ہندوستان آئے۔ آگرہ میں سکونت اختیار کی اردو زبان سیکھی اور دعوتی مہم چلائی۔ عبداللہ آتھم' صفدر علی جیسے افراد انکے ہاتھ پر مسیحی ہوئے۔ پادری صاحب نے ''میزان الحق'' کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جسکو مسیحی دنیا میں بڑی پذیرائی ملی اور کہا گیا کہ یہ کتاب الہام سے لکھی گئی ہے۔ شروع میں مسیحی عقائد وافکار کی صداقت مدلل کرنے کی کوشش ہے آخری حصہ میں اسلام' قرآن کریم' رسول کریم ﷺ کے اخلاق واعمال پر بعض اعتراضات کیے گئے ہیں اخیر میں ایک ضمیمہ ہے جس میں چھ افراد کے قبولِ عیسائیت کی روئیداد بیان کی گئی ہے۔ پادری موصوف کا دوسرا کتابچہ ''مفتاح الاسرار'' ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور عقیدہ تثلیث کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو معجزات بیان کیے ہیں وہ انکی الوہیت پر دلیل ہیں۔ فلسفہ تثلیث کی گتھی سلجھانے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ انکی تیسری کتاب ''طریق الحیات'' ہے جس میں مسئلہ کفارہ کو موضوع بحث بنا کر گناہ کی ماہیت' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مزعومہ شہادت وقربانی اور انسانیت کی از راہ کفارہ نجات پانے کا تذکرہ ہے۔ انکی ایک کتاب ''شجر زندگانی'' ہے جسمیں انجیل سے عیسائی عقائد واخلاق سے متعلق اقتباسات جمع کیے گئے ہیں۔

پادری فنڈر کا ۱۸۴۴ء میں یعنی تحریک آزادی ہند سے تیرہ سال قبل حضرت مولانا سید آل حسن موہانیؒ سے تحریری مناظرہ ہوا' مسلم لیگ کے مشہور راہنما مولانا حسرت موہانیؒ انہی کی اولاد میں سے ہیں۔ انہوں نے کتاب الاستفسار اور کتاب الاستبشار کے نام سے کتابیں لکھیں اور اول الذکر میں آپ نے پادری فنڈر کی کتاب میزان الحق کے پہلے اور تیسرے باب کا جواب دیا ہے۔ مولانا نے پادری فنڈر سے مناظرے میں یہ شرط رکھی تھی کہ جہاں بھی ہمارے پیغمبر ﷺ کا نام لیں تو تعظیم کیساتھ لیں اور احتراماً جمع کی ضمیر استعمال کریں